آج کا منظرنامہ، اور حکومت الٰہیہ کا قیام

چودھری رحمت الٰہی

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَیْدِی النَّاسِ (الروم ۳۰:۴۱)
لوگوں کے ہاتھوں کی کمائی کی وجہ سے بحر و بر میں فساد برپا ہے۔

یہ آیت آج کے منظرنامے کی پوری عکاسی کرتی ہے۔ دنیا میں ہر طرف فساد پھیلا ہوا ہے۔ بے شمار اقوام کو جنگ و جدل اور خون ریزی کا سامنا ہے۔ دہشت گردی چاہے وہ افراد اور گروہوں کی طرف سے ہو یا ریاستی سطح پر، اس سے دنیا کا کوئی حصہ محفوظ نہیں ہے۔ طاقت ور اقوام نے کمزور ممالک پر مختلف شکلوں میں اپنی بالادستی قائم کر رکھی ہے جو غلامی کا نیا ایڈیشن ہے۔ ظلم اور ناانصافی سے دنیا بھری ہوئی ہے۔ افراد بھی اس کی زد میں ہیں اور اقوام بھی۔ منافقت عام ہے۔ دعوے تو جمہوریت، انسانی حقوق، آزادی اور مساوات کے ہیں لیکن مفادات پر یہ سب قربان کر دیے جاتے ہیں۔ کشمیر، فلسطین، الجزائر، بوسنیا اور کوسووا اس کی چند نمایاں مثالیں ہیں۔ بدقسمتی سے یہ سب مسلمان ممالک ہیں۔ اپنے لیے الگ اور دوسروں کے لیے الگ معیار ہیں۔ ایٹمی صلاحیت کے حصول کا دوہرا معیار اس کا بڑا نمونہ ہے۔ خود امن عالم کے نام نہاد ٹھیکے داروں نے نسل انسانی کی تباہی کے لیے اتنے ایٹم بم بنا لیے ہیں جن سے پوری دنیا کئی بار نیست و نابود کی جا سکتی ہے۔

اشتراکیت آج کے منظرنامے سے غائب ہو چکی ہے لیکن سرمایہ دارانہ نظام نے پورے کرہ ارض کو اپنے سودی قرضوں کے جال میں جکڑ لیا ہے جس کے نتیجے میں معاشی عدم مساوات میں ہولناک اضافہ ہو رہا ہے۔ یہ افراد اور طبقات کے درمیان بھی ہے اور اقوام کے مابین بھی۔ دنیا کی ۷۰ر ۸۰ فی صد آبادی غربت کی چکی میں پس رہی ہے۔ امیر لوگ اور امیر اقوام، امیر تر اور غریب پہلے سے زیادہ غریب ہوتے جا رہے ہیں۔ تیسری دنیا کے نام سے موسوم اقوام، قرض کے جال میں اس بری طرح جکڑی ہوئی ہیں کہ اس سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں پاتیں۔ ترقی یافتہ اور مہذب کہلانے والی اقوام میں بھی رنگ و نسل کا امتیاز اور تعصب نمایاں ہے جو دن بدن بڑھ رہا ہے۔ جنسی آوارگی، ناجائز اولاد اور طلاق نے وبا کی شکل اختیار کر رکھی ہے جس کے نتیجے میں خاندان کا ادارہ جو انسانی معاشرے کی بنیاد ہے، منتشر ہو رہا ہے۔ جرائم بڑھ رہے ہیں، جنسی امراض اور نفسیاتی امراض کی کثرت ہے جبکہ دوسری طرف جذباتی اور روحانی خلا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ لوگ

بڑے پیمانے پر منشیات کا شکار ہو رہے ہیں۔ خودکشی کا تناسب بھی پریشان کن ہے۔ ترقی یافتہ دنیا میں بھی اگرچہ ایک بڑی تعداد غربت کی زندگی بسر کر رہی ہے لیکن باقی آبادی بھی مادی ترقی کے باوجود بے چینی کا شکار ہے۔ اسے تمام تر سہولتوں کے باوجود اطمینان اور سکون میسر نہیں ہے۔

یہ تو پورے کرہ ارض کی صورت حال ہے۔ خود ہمارے وطن عزیز پاکستان کا حال اور بھی خراب ہے۔ امن و امان تباہ ہے اور جان و مال کا تحفظ ختم ہو کر رہ گیا ہے۔ دہشت گردی کا عفریت بلاروک ٹوک دندنا رہا ہے۔ ملک صوبائی اور نسلی عصبیتوں اور فرقہ وارانہ مناقشت کا شکار ہے۔ وحدت ملی کمزور ہو گئی ہے اور عوام بے یقینی میں مبتلا ہیں۔ ہمارا ملک کرپٹ ترین ممالک میں اونچے مقام پر ہے۔ حکمرانوں اور سرکاری مشینری کی بدعنوانی اور لوٹ مار ریکارڈ توڑ رہی ہے۔ ملک میں انصاف نایاب نہیں تو کمیاب ضرور ہے اور مالی اور مادی قوت کا محتاج ہے۔ مغربی ثقافت کی یلغار نے ہماری ملی اقدار کو مضمحل کر رکھا ہے۔ قوم اخلاقی انحطاط کا شکار ہے۔ عریانی اور فحاشی سرکاری سرپرستی میں پھیل رہی ہے۔ جرائم کی کثرت ہے۔ جھوٹ، دھوکا، فریب، ناپ تول میں کمی، بددیانتی اور ملاوٹ عام ہو گئی ہے۔ ملک کا بال بال سودی قرضوں میں بندھا ہوا ہے۔ اس نے ملکی معیشت کو تباہ کر دیا ہے اور ہماری معیشت اور اقتصاد آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک کے یرغمال بن گئے ہیں۔ اس کے نتیجے میں ہمارے سکے کی قیمت دن بدن گر رہی ہے اور کمرتوڑ مہنگائی نے عوام کے لیے جینا دوبھر کر دیا ہے۔ نیو ورلڈ آرڈر نے ہماری تجارت، ہماری معیشت اور ہماری آزادی عمل، سب کا ناطقہ بند کر رکھا ہے۔

دنیا میں اور ہمارے اپنے ملک میں اس وقت جو صورت حال ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ مجموعی طور پر ظلم، ناانصافی، استحصال، منافقت، دوغلہ پن، تعصبات، اخلاقی بے راہ روی اور اضطراب و بے چینی کا دور دورہ ہے۔ یہ کیفیت قانون قدرت کے عین مطابق ہے کیونکہ سیدھا راستہ چھوڑ دینے کے بعد بھٹکنا اور ٹھوکریں کھانا بالکل یقینی امر ہے۔ سیدھا راستہ کیا ہے؟ قرآن کا ارشاد ہے: وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ○ (مریم ۱۹: ۳۶) "بے شک اللہ میرا رب بھی ہے اور تمھارا رب بھی، پس تم اسی کی بندگی کرو، یہی سیدھا راستہ ہے"۔ دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ (یونس ۱۰: ۳۲)، "پس حق کے بعد گمراہی کے سوا کچھ نہیں ہے"۔ یقیناً گمراہی بھٹکنے اور ٹھوکریں کھانے کے سوا اور کیا ہے!

علامہ اقبالؒ نے اسی کیفیت کو اپنے انداز میں بیان فرمایا ہے ع

جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے اس حقیقت کو اس طرح بیان فرمایا ہے:

اس جماعت (جماعت اسلامی) کے نزدیک دنیا کے بگاڑ کا حقیقی سبب خدا اور آخرت سے بے نیازی اور رسالتؐ کی رہنمائی سے روگردانی ہے۔ دنیا میں جب، جہاں اور جس شعبہ زندگی میں بھی خرابی پیدا ہوئی ہے، اس کی تہہ میں یہی بنیادی سبب کارفرما رہا ہے اور کوئی اصلاح اس کے بغیر ممکن نہیں

ہے کہ خدا کی اطاعت' آخرت کی جواب دہی کے احساس اور رسالت کی رہنمائی کو نظام زندگی کی بنیاد بنایا جائے۔ اس کے بغیر کسی مادہ پرستانہ نظریے کی اساس پر عدل قائم کرنے کی جو کوشش بھی کی جائے گی وہ ایک نئے ظلم کی شکل اختیار کرلے گی۔ (منشور جماعت اسلامی' ۱۹۷۰ء)

میں نے اس وقت جو منظر نامہ پیش کیا ہے اس کی یک گونہ ذمہ داری امت مسلمہ پر بھی عائد ہوتی ہے جسے خیر امت اور امت وسط جیسے القابات سے نواز کر شہادت حق کا فریضہ سونپا گیا تھا لیکن وہ اپنی اس ذمہ داری کا حق ادا نہیں کر رہی۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ (اٰل عمرٰن ۳ : ۱۱۰)' "اب دنیا میں وہ بہترین گروہ تم ہو جسے انسانوں کی ہدایت و اصلاح کے لیے میدان میں لایا گیا ہے۔ تم نیکی کا حکم دیتے ہو' بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو"۔ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا (البقرہ ۲: ۱۴۳)' "اور اسی طرح تو ہم نے تم مسلمانوں کو ایک "امت وسط" بنایا ہے تاکہ تم دنیا کے لوگوں پر گواہ ہو اور رسول تم پر گواہ ہو"۔ هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ (الحج ۲۲: ۷۸)' "اللہ نے پہلے بھی تمھارا نام "مسلم" رکھا تھا اور اس (قرآن) میں بھی (تمھارا یہی نام ہے) تاکہ رسولؐ تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ"۔ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ (الشوریٰ ۴۲ : ۱۳)' "اس نے تمھارے لیے دین کا وہی طریقہ مقرر کیا ہے جس کا حکم اس نے نوحؑ کو دیا تھا' اور جسے (اے محمدؐ) اب تمھاری طرف ہم نے وحی کے ذریعے سے بھیجا ہے' اور جس کی ہدایت ہم ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو دے چکے ہیں' اس تاکید کے ساتھ کہ قائم کرو اس دین کو"۔

ان آیات ربانی سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ امت مسلمہ کا مقصد وجود اقامت دین اور شہادت حق ہے۔ اقامت دین' اسلامی نظام اور حکومت الٰہیہ ایک ہی چیز ہیں۔ اقامت دین سے مراد اللہ کے نازل کردہ دین یا نظام حیات کو انفرادی اور اجتماعی زندگی کے ہر گوشے اور ہر شعبے میں نافذ کر دینا اور مضبوطی سے قائم کر دینا ہے کیونکہ شہادت حق اس کے بغیر ادا نہیں ہو سکتی۔ شہادت حق سے مراد یہ ہے کہ ہم بنی نوع انسان پر اپنے قول اور عمل سے یہ واضح کر دیں کہ دنیا میں کامیاب زندگی اور آخرت میں نجات اور سرخروئی اللہ کی نازل کردہ ہدایت یعنی دین حق پر عمل پیرا ہو کر ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ خدا کے پیغام کو بنی نوع انسان تک زبانی پہنچانا بھی اس کا تقاضا ہے۔ اور انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اس کا عملی نمونہ پیش کرنا بھی ضروری ہے' تاکہ جو چاہے ہمارے دعوے کو پرکھ کر اپنا اطمینان کرلے۔

عملاً' شہادت حق کا یہ عمل تقاضا کرتا ہے کہ ہم ایک ایسا معاشرہ اور ریاست قائم کریں جس میں صدر مملکت اور وزیراعظم سے لے کر ایک چپڑاسی اور مزدور تک سب کی زندگی اسلام کے اصولوں کے مطابق بسر

ہو۔ گھر کی چار دیواری اور مسجد میں' تجارت اور منڈی میں' اسکول اور یونی ورسٹی میں' قانون اور عدالت میں' پارلیمنٹ اور نظام حکومت میں اور جنگ و صلح میں' ہر جگہ اللہ کی ہدایت اور اس کے دین پر عمل ہو اور پورا معاشرہ قرآن و سنت کی عملی تصویر پیش کرے۔ نیکی پروان چڑھے اور برائی اور بداخلاقی دبا دی جائے۔ چھوٹے بڑے' امیرو غریب اور قوی و کمزور سب کو یکساں انصاف ملے۔ حکمرانوں کا قانون نہیں بلکہ اللہ کے قانون کی حکمرانی ہو جو وزیراعظم اور ایک ریڑھی والے پر یکساں نافذ ہو۔ کوئی کسی کے جان و مال اور آبرو سے کھیل کر سزا سے نہ بچ سکے۔ ہر شہری کو بنیادی ضروریات غذا' لباس' رہایش' تعلیم اور علاج میسر ہوں۔ خواتین کو اللہ اور رسولؐ کا عطا کردہ احترام اور حقوق حاصل ہوں۔ سب کے بنیادی حقوق محفوظ ہوں اور حکمران اللہ تعالیٰ کے سامنے اور عوام کے سامنے اپنے آپ کو جواب دہ سمجھیں اور ان کے بے لاگ احتساب کا قابل اعتماد نظام قائم ہو۔

یہ اس معاشرے اور ریاست کا مختصر سا خاکہ ہے جو شہادت حق کا فریضہ ادا کرنے کے لیے ضروری ہے۔ اس کسوٹی پر آپ آج کے نفاذ شریعت کے دعووں کو جانچ سکتے ہیں۔ کیونکہ ؏

مشک آں است کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ اقامت دین اور شہادت حق ہر مسلمان اور امت مسلمہ کا مقصد وجود ہے۔ اب جو چیز اپنا مقصد وجود پورا نہ کرے وہ ناکارہ اور ناقابل التفات ہو جاتی ہے۔ ہم نے اپنی کلائی پر گھڑی باندھ رکھی ہے۔ اس کا مقصد وجود وقت بتانا ہے۔ اگر یہ وقت بتانا چھوڑ دے تو ہم اسے اتار کر کوڑے میں پھینک دیں گے۔ چونکہ امت مسلمہ نے اپنا مقصد وجود پورا کرنا چھوڑ دیا ہے' لہٰذا اللہ تعالیٰ نے بھی اسے اٹھا کر کوڑے کے ڈھیر پر پھینک دیا ہے جہاں کوے' چیلیں اور درندے اسے نوچ رہے ہیں۔ ایک زمانہ تھا کہ مسلمان قلت تعداد اور قلت وسائل کے باوجود اتنے جری اور اتنے قوی تھے کہ قیصرو کسریٰ ان کے دبدبے سے لرزتے تھے اور کیفیت یہ تھی کہ ؏ تھمتا نہ تھا کسی سے سیل رواں ہمارا۔ آج مسلمان سوا ارب کی تعداد میں ہیں' مال و دولت اور وسائل کی کوئی کمی نہیں ہے۔ لیکن دشمن ان پر اس طرح ٹوٹ رہے ہیں جیسے بھوکے' دسترخوان پر۔ آج فلسطین' کشمیر' بوسنیا' کوسووا' الجزائر' اراکان' فلپائن ہر جگہ مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی جا رہی ہے اور امت مسلمہ ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم کا مصداق بنی ہوئی ہے۔ جہاں خوں ریزی نہیں ہے وہاں بھی ہمارے خزانے اور ہماری معیشت اغیار کے چنگل میں ہے۔ اقبالؒ کے الفاظ میں :-

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر

آج ہم اِنَّ ھٰذِہٖٓ اُمَّتُکُمْ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً کے بجائے ایک طرف عرب و عجم' ترک و تاتار' سندھی اور بلوچ اور پٹھان و پنجابی میں بٹے ہوئے ہیں اور دوسری طرف فرقہ وارانہ تعصب میں پھنسے ہوئے ہیں۔

فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

مسلمان اگر بیدار ہوں، مغرب کی ذہنی غلامی سے آزاد ہوں، ایک امت واحدہ میں متحد ہوں اور خیر امت اور امت وسط کے منصب کے شایان شان اپنا فریضہ شہادت حق ادا کرنے کے لیے تیار ہو جائیں تو وہ ایک دفعہ پھر دنیا کی امامت کے حق دار بن سکتے ہیں۔

آج پاکستان میں بھی اور عالمی سطح پر بھی حق و باطل کی کش مکش برپا ہے۔ روس میں اشتراکیت کی ناکامی اور سوویت یونین کے منتشر ہو جانے کے بعد امریکہ کی قیادت میں، مغرب نے اسلام اور عالم اسلام کو اپنا مدمقابل ٹھہرا کر اسے ہدف بنا لیا ہے۔ بالخصوص وہ عالم اسلام میں جگہ جگہ اٹھنے والی احیاے اسلام کی تحریکوں سے خائف ہیں اور انھیں بنیاد پرست (fundamentalist) اور جنگجو اسلام (militant islam) جیسے القابات سے موسوم کر کے اپنے عوام میں ان کے خلاف اور اسلام کے خلاف نفرت اور تعصب بھڑکاتے رہتے ہیں۔ اس امر میں ان کے دانش ور، سیاست دان اور بڑے بڑے صحافی، سب شریک ہیں۔ چنانچہ اسی کا نتیجہ ہے کہ جب امریکہ میں اوکلاہاما کی فیڈرل عمارت میں دھماکا ہوا تو یہ افواہ پھیلا دی گئی کہ یہ دھماکا کسی مسلمان دہشت گرد نے کیا ہے۔ بعد میں مجرم خود ایک امریکی نکلا لیکن چوبیس گھنٹے کے اندر پورے امریکہ میں جگہ جگہ مسلمان نفرت اور تشدد کا نشانہ بن گئے۔

مغرب اور امریکہ کو اصل اندیشہ یہ ہے کہ اگر احیاے اسلام کی یہ تحریکیں کامیاب ہو گئیں اور اس طرح چند مسلمان ممالک میں صحیح اور مخلص اسلامی حکومتیں قائم ہو گئیں تو آج اس نے عالم اسلام کو جن زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے وہ ٹوٹ جائیں گی اور اس کے نیو ورلڈ آرڈر کے لیے خطرہ پیدا ہو جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ بھارت کی ایٹمی صلاحیت سے پریشان نہیں ہے، لیکن پاکستان کی ایٹمی صلاحیت کو ہر قیمت پر ختم دیکھنا چاہتا ہے۔ امریکہ اور مغرب مختلف مسلمان ممالک کی حکومتوں کو، اسلامی تحریکوں کو، ان کے اقتدار کے لیے خطرہ ہونے کا ہوا دکھا کر، انھیں دبانے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ نیز ہر مسلمان معاشرے میں انھوں نے اپنے دور اقتدار میں ایک ایسا طبقہ پیدا کر دیا جو ان کا تربیت یافتہ اور مغربی تہذیب و ثقافت کا دلدادہ ہے۔ مغربی تہذیب و تعلیم کے زیر اثر ایک سیکولر لابی بھی ہر جگہ پیدا ہو گئی ہے جو اگرچہ مختصر ہے لیکن بہت اثر و نفوذ رکھتی ہے کیونکہ یہی مغرب زدہ طبقہ اور سیکولر لابی مختلف مسلمان ملکوں میں مغرب کے اقتدار کی وارث بنی ہے۔ یہ حکمران طبقہ بین الاقوامی گٹھ جوڑ کے ساتھ اسلامی تحریک کا راستہ روکنے کے لیے ہر ہتھکنڈا استعمال کر رہا ہے۔

ہر مسلمان ملک میں اور خود پاکستان میں یہ کھیل جاری ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان عوام بالخصوص اس کا سوچنے سمجھنے والا عنصر اس کش مکش کے پس پردہ حقائق کو جان لیں اور اس کا ہر میدان میں مقابلہ کرنے کے لیے کمربستہ ہو جائیں۔ مسلمان کرہ ارض کے ہر حصے میں اپنے اصل یعنی صحیح اسلامی

معاشرے کی شناخت کی طرف لوٹنا چاہتے ہیں۔ پاکستان میں جماعت اسلامی اس جدوجہد کی علامت ہے۔

عالم اسلام اگر واقعی اپنی اصل کو پانے اور اسے اختیار کرنے میں کامیاب ہو گیا تو ان شاء اللہ ایک سپر پاور بن کر ابھرے گا۔ اس وقت دنیا کا تقریباً ایک چوتھائی حصہ مسلمانوں کے پاس ہے۔ محل وقوع کے لحاظ سے اسے مرکزی اہمیت حاصل ہے۔ بحری، بری اور فضائی راستوں پر اس کا کنٹرول ہے۔ معدنی وسائل آج کی صنعتی اور معاشی ترقی کی کنجی ہیں، ان کے سب سے بڑے ذخائر اسی کے پاس ہیں۔ ٹکنالوجی میں اگرچہ وہ ابھی مغرب سے پیچھے ہے لیکن وہ اس کی دسترس سے باہر نہیں جیسا کہ پاکستان کی ایٹمی صلاحیت سے ظاہر ہے۔

عالم اسلام کے جاگنے اور ایک آزاد اور داعیانہ کردار ادا کرنے کی راہ اسی وقت ہموار ہو گی جب اسلامی تحریک آگے بڑھ کر اقتدار کی باگیں اپنے ہاتھ میں لے گی، ان شاء اللہ! وہ وقت دور نہیں ہے جب یہ لہریں جو عالم اسلام کے ہر حصے میں ابھر رہی ہیں، ظلم و تشدد کے تمام حربوں کے باوجود آخرکار مسلمان عوام کی تائید و حمایت سے تمام مصنوعی رکاوٹوں کو بہا لے جائیں گی اور ایک نیا سویرا طلوع ہو گا جو انسانیت کو ایک بار پھر امن و سکون، عدل و انصاف اور خوش حالی سے ہمکنار کرے گا۔

شب گریزاں ہو گی آخر جلوۂ خورشید سے
یہ چمن معمور ہو گا نغمۂ توحید سے

جماعت اسلامی جس حکومت الٰہیہ یا اسلامی ریاست کے لیے جدوجہد کر رہی ہے وہ عصر حاضر کی ایک جدید ریاست ہو گی جو سائنس کی تمام ایجادات اور تاریخ انسانی کے جملہ تجربات سے استفادہ کرے گی اور ملک کے اندر اور ملک کے باہر امن و سلامتی، اخوت و بھائی چارے اور انسانی فلاح و بہبود کے لیے کام کرے گی۔

جماعت اسلامی کی یہ جدوجہد ایک پرامن جدوجہد ہے۔ ہم اہل پاکستان سے اس جدوجہد کا ساتھ دینے کی اپیل کرتے ہیں۔ ہم مغرب کو جو حریت فکر اور آزادی عمل کا دعوے دار ہے، یہ دعوت دیتے ہیں کہ وہ اسلامی تہذیب کے احیا کو نیو ورلڈ آرڈر کے امپیریل ازم کے ذریعے روکنے کے بجائے مغرب کی سیکولر اور لبرل تہذیب اور اسلام کی خدا پرست تہذیب کو پرامن مسابقت کا موقع دے اور یہ بات انسانیت کی آزاد مرضی پر چھوڑ دے کہ وہ اپنا مستقبل کس تہذیب کے سپرد کرتی ہے۔

اللھم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه

(اجتماع اسلام آباد میں پڑھا گیا، ۲۴ر اکتوبر ۱۹۹۸)